صالحین کی زندگی میں ان سے برکت حاصل کرنا (تبرک)

تبرک

صالحین سے برکت حاصل کرنا یہ انبیاءِ کرام، مرسلین، صحابۂ عظام، تابعین، تبع تابعین اور قیامت تک ان کی راہ پر چلنے والوں کی جاری کردہ سنت ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ جب بھی اپنے ناک کی ریزش مبارک ڈالتے تو صحابہ کرام اس کو اپنے ہاتھ پر لیتے اور اس کو اپنے چہرہ اور جسم پر ملتے۔ جب آپ وضو فرماتے تو آپ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے۔

حدیبیہ کے واقعہ میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی روایت سے آیا ہے۔

مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ وَ دَلَّکَ بِهَا وَجْهَهٗ وَ جِلْدَهٗ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ.

الصحیح البخاری، الوضوء ۷۰ — مسند احمدبن حنبل، ۲:۳۲٤

ترجمہ جب بھی تاجدارِ کائنات ﷺ ناک کی ریزش ڈالتے کوئی نہ کوئی صحابی ضرور اسے اپنے ہاتھ پر لیتا اور جب آپ وضو فرماتے تو وضو کے استعمال شدہ پانے پر ایسے لگتا کہ لڑ پڑیں گے

اس کو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَضو واو کے زبر کے ساتھ وضو کے باقی پانی کو کہتے ہیں۔

اور وُضو واو کی پیش کے ساتھ فعل وضو کو کہتے ہیں۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَ صَبَّ وَضُوْئَهٗ عَلَيَّ

مسند احمد بن حنبل، ۳:۲۹۸ — الصحیح البخاری، وضوء ٤٤

الصحیح للمسلم، فرائض ۸

ترجمہ : میں مریض تھا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ میری تیمارداری کے لئے تشریف لائے۔ میں بے ہوش تھا آپ ﷺ نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا۔

اسے امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔
اگر آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں برکت اور شفاء نہ ہوتی تو تاجدارِ کائنات ﷺ اسے مریض کے اوپر ہرگز نہ چھڑکتے۔ کیونکہ تاجدارِ کائنات ﷺ کا کوئی عمل بھی حکمت اور شرعی حکم سے خالی نہیں ہوتا۔

تاجدار کائنات ﷺ کے پاس پکی مٹی کے کچھ برتن تھے۔ آپ ان میں وضو فرماتے تھے اور ان سے پانی نوش فرماتے تھے۔ لوگ اپنے عقل مند چھوٹے بچوں کو تاجدارِ کائنات ﷺ کے پاس بھیجتے وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ ان کو منع نہیں فرماتے تھے۔ ان بچوں کو اگر ان پاکیزہ برتنوں میں پانی میسر آتا تو وہ اس سے پیتے اور حصولِ برکت کے لئے اس پانی کو اپنے چہروں اور جسموں پر ملتے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ جب صبح کی نماز ادا فرما لیتے تو مدینہ طیبہ کے خادم اپنے برتنوں کے ساتھ حاضر خدمت ہوتے۔ ان برتنوں میں پانی ہوتا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ ان میں سے ہر برتن میں اپنا ہاتھ ڈالتے۔ بسا اوقات یہ لوگ ٹھنڈی صبحوں کو حاضر ہوتے آپ ﷺ پھر بھی ان میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام مسلم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کے زمانہ کے بچے، مرد، عورتیں، خادم اور باندیاں تاجدارِ کائنات ﷺ اور ان کے آثار کی برکات کو سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے یہ انکار کرنے والے بھائی نہیں سمجھتے۔

اسی طرح تاجدارِ کائنات ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کے اولیاء کرام سے برکت حاصل کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ اولیاءِ کرام تاجدارِ کائنات ﷺ کے خلفاء ہیں۔ انبیاء کرام کے بعد اولیاءِ عظام اللہ تعالیٰ کے محلِ نظر ہوتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ صالحین سے برکات حاصل کرنا سنتِ مشروعہ ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرات پر پتھر پھینک چکے، اپنی قربانی کر چکے اور بال کٹوانے لگے۔ حجام جب دائیں طرف کے بال کاٹ چکا تو تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ بال ان کو عطا فرما دیئے۔ پھر حجام بائیں طرف ہوا۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا، کاٹو اس نے بال مبارک کاٹے تو یہ بھی تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیئے اور ارشاد فرمایا:

قَسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

مسند احمد بن حنبل الصحیح البخاری الصحیح للمسلم، الحج ۳۲۵۔۳۲۶۰

ترجمہ : انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اے ہمارے بھائیو! ہمیں بتاؤ ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے میں تاجدارِ کائنات کی کیا حکمت تھی۔

کیا اس سے مقصود تبرک تھا یا کچھ اور؟ ہمیں کچھ تو بتاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑا بچھاتیں۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اس چمڑے پر قیلولہ فرماتے۔ جب تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک اور بال مبارک لیتیں۔ ان کو ایک شیشی میں جمع کر لیتیں۔ پھر ان کو مشک میں رکھ دیتیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت وصیت فرمائی کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور پسینہ سے متبرک مشک کو ان کے حنوط

میں رکھا جائے۔

(حنوط ایک قسم کی خوشبو ہے جسے مردہ کے جسم اور کفن پر لگاتے ہیں)

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کے وسیلہ سے دین ہم تک پہنچا ہے۔ یہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے پسینہ مبارک اور مقدس بالوں کو اپنے حنوط میں رکھ رہے ہیں اور وہ اس طرح اللہ عزوجل سے ملاقات کریں گے۔ کیا وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے آثار سے برکات حاصل کرنا شرک ہے اور یہ لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں۔ یہ کس قدر تعجب انگیز ہے!

صلح حدیبیہ کی حدیث میں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ صحابۂ کرام کس طرح تاجدارِ کائنات ﷺ سے پیش آتے ہیں کہ جب تاجدارِ کائنات ﷺ تھوک مبارک پھینکتے ہیں تو وہ اس پر جھپٹ پڑتے ہیں اور آپ کا جو بال بھی گرتا ہے اسے لے لیتے ہیں۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

اگر یہ انکار کرنے والے اور ان کے پیروکار اس واقعہ کے وقت حاضر اور موجود ہوتے تو غیض وغضب سے ان کے چہرے سرخ ہو جاتے اور ان کے دل پھٹ جاتے کہ ان کے خیال میں تو یہ شرک تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ مؤذنِ رسول ﷺ سے روایت ہے۔

تاجدارِ کائنات کی قربانی کے وقت وہ اور ایک اور قریشی مرد موجود تھے۔ تاجدارِ کائنات ﷺ قربانیوں کا گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ ان کو اور ان کے ساتھی کو حصہ نہ مل سکا تو تاجدارِ کائنات ﷺ نے اپنے سر کے بال مبارک اپنے کپڑے میں کاٹے اور وہ ان کو عطا فرما دیئے۔ اور ان کو کئی لوگوں پر تقسیم فرما دیا۔ پھر اپنے ناخن مبارک کاٹے اور ان

کے ساتھی کوعطا فرمادیئے۔

آپ نے ارشاد فرمایا: تاجدارِ کائنات ﷺ کے بال مبارک ہمارے پاس موجود ہیں اوران کو منہدی اور رنگ لگا ہوا ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ صالحین کے آثار سے برکات حاصل کرنا یہ تاجدار کائنات ﷺ کی محمود سنت ہے۔ جو چاہے اس پر راضی ہو اور جو چاہے اس پر ناراض ہو۔

جب تاجدار کائنات ﷺ خود یہ عمل بھی فرمانے والے ہیں اور اس کا حکم بھی دینے والے ہیں پس جو اس پر راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو اس پر ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔

صحیح بخاری اور دوسری احادیث کی کتابوں میں آیا ہے کہ جب تاجدارِ کائنات ﷺ کی ایک لخت جگر نے وصال فرمایا تو تاجدارِ کائنات ﷺ نے غسل دینے والی عورتوں سے ارشاد فرمایا۔ جب تم غسل مکمل کرلو تو مجھے بتانا۔ جب ان عورتوں نے غسل مکمل کرلیا تو انہوں نے تاجدارِ کائنات ﷺ کواطلاع دی۔تو تاجدارِ کائنات ﷺ نے اپنا ازار مبارک اتارا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ازار شریف ان کے جسدِ اقدس کے اوپر اس طرح رکھ دو کہ یہ کفن کے نیچے ان کے جسم سے ملا ہوا ہو، تا کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کے اثر سے ان کو برکت حاصل ہو جائے۔

علماءِ کرام نے ارشاد فرمایا:

تاجدارِ کائنات ﷺ نے اپنے ازار کا اتارنا مؤخر نہیں فرمایا حتی کہ انہوں نے غسل مکمل کرلیا۔ تا کہ نزع کے وقت ان کے جسدِ اقدس کے اوپر فی الفور رکھا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ برکت حاصل ہو اور زیادہ سے زیادہ نفع حاصل ہو۔ جو شخص اکابر سے برکات حاصل کرنا چاہے اسے اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہیئے جو ہمیں تاجدارِ کائنات ﷺ نے سکھایا اور بتایا ہے۔ اگر یہ ہمارے انکار کرنے والے لوگوں کے ہاں شرک ہے تو ہوتا رہے۔ اہل

سنت کے ہاں تو یہ قربت محمودہ اور سنتِ مشروعہ ہے۔

احادیث میں یہ بھی وارد ہوا کہ جب کسی صحابی نے اپنے گھر میں نماز کی جگہ بنانا ہوتی تو تاجدارِ کائنات ﷺ کو اپنے گھر تشریف لانے کی درخواست کرتے۔ایک حصہ کو مخصوص کرتے اور تاجدارِ کائنات ﷺ اس میں دو رکعتیں نفل نماز ادا فرماتے۔

یہ بخاری و مسلم اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں وارد ہوا ہے۔

یہ صرف اس لئے تھا کہ یہ جگہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی برکت سے مبارک ہو جائے اور اس میں کی گئی عبادت کا ثواب زیادہ ملے۔اگر اس کام کا فائدہ نہ ہوتا تو تاجدارِ کائنات ﷺ ہرگز ان کی درخواست قبول نہ فرماتے۔اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام تاجدارِ کائنات ﷺ کی تعظیم کرتے۔ان سے برکتیں حاصل کرتے۔آپ کے پچھنوں سے نکلنے والا خون پیتے۔آپ کا بول مبارک پیتے اور تاجدارِ کائنات ﷺ ان پر انکار نہ فرماتے بلکہ ان کے لئے دعا فرماتے۔ان کو خوش خبری دیتے کہ ان کو دنیا اور آخرت میں اس کے باعث بھلائی نصیب ہوگی۔اور اس سے بڑی کون سی چیز ہے؟۔

اے کاش کہ اگر یہ انکار کرنے والے اس وقت موجود ہوتے تو جب اس طرح کے دل ہلا دینے والے واقعات پیش آتے تو یہ کیا کرتے؟

صالحین کے آثار سے برکات حاصل کرنے کے سنت ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ يُبْرِئُ الْجَذَامَ.

كنز العمال، ٣٤٨٢٨-٣٤٨٢٩ كشف الخفا للعجلونى ٢:١٠١

الطب النبوى ابن السنى

ترجمہ: مدینہ کا غبار کوڑھ سے شفا دیتا ہے۔

اس کو ابن السنی نے روایت کیا ہے۔امام ابو نعیم نے طب نبوی میں

ابوبکر محمد بن سالم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ اسے ابو نعیم نے ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

مدینہ طیبہ کے غبار کو یہ خصوصیت کہاں سے حاصل ہوئی؟ اس کا سبب اور کیا ہے کہ اس غبار کو تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام کے قدم اور نعلین چھونے کا شرف نصیب ہوا۔ بس اسی طرح نیک لوگوں کی جگہیں برکات سے خالی نہیں ہوتیں۔

سبحان اللہ وہ جگہیں کتنی بابرکت ہیں جن کو ان مقدس قدموں اور مبارک جوتوں کو بوسہ دینے کا شرف ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے تکبر اور ان سے انکسار سے پیش نہ آنا ابلیس کے طریقوں سے ہے اولیاء اور رسولوں کے طریقہ سے نہیں ہے۔

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان کی ریزش، ان کی وضو کے بقیہ پانی، ان کے بال ان کے ناخن، ان کے پسینہ، ان کے کپڑے، ان کے قدموں کی جگہ ان کے ہاتھوں کے چھونے کی جگہ، ان کے وعدوں کی جگہ۔ بلکہ ان کے پیشاب اور ان کے خون سے برکت حاصل کی۔

اس کے بعد کون سی چیز بچی؟

پہلی امتوں میں بھی صالحین سے برکات حاصل کرنا شروع تھا۔ ان کے نیک مرد جریج کے بارے حدیث گذر چکی ہے۔ جن کی کرامت کی وجہ ان کے لئے پنگھوڑے میں بچے نے کلام کیا تھا اور اسے زنا کی تہمت سے بری کر دیا تھا۔ اس کے بعد ان کے زمانہ کے لوگ ان کے بوسے لینے لگے اور برکات کے حصول کے لئے ان کے جسم کو مس کرنے لگے۔ جریج ان کے زمانہ کے اولیاء سے تھے نہ کہ ان کے انبیاء سے۔

رہی بات تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کی تو طبقات، کتب تاریخ، سیر اور تراجم میں ان کی برکات کے بے شمار واقعات ہیں۔ جو ان کی تفصیل چاہے اس کو وہاں دیکھنا چاہیے یہ بیمار کو شفاء دے گا اور پیاسے کو سیراب کرے گا۔